111841 - طلاق كى نيت سے شادى كرنا حرام ہے

سوال

طلاق كى نيت سے شادى كرنے كا حكم كيا ہے، كچھ عرصہ كے ليے ايك شخص مسافر ہو اور شادى كر لے تو اس كى نيت ميں ہو كہ جب واپس اپنے ملك جائيگا تو طلاق دے دے گا كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

كچھ علماء كرام طلاق كى نيت سے شادى كرنا باطل قرار ديتے ہيں، كيونكہ يہ وقتى شادى ہے اس ليے متع كے مشابہ ہوئى.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كى بھى يہى رائے ہے ہم نے ان كا فتوى سوال نمبر (91962) كے جواب ميں نقل كيا ہے آپ اس كا مطالعہ كر سكتے ہيں.

اور كچھ علماء كرام كى رائے يہ ہے كہ يہ شادى صحيح ہے ليكن يہ حرام اس ليے ہے كہ اس ميں دھوكہ و فراڈ پايا جاتا ہے كيونكہ اگر عورت اور اس كے ولى كو اس كا علم ہو جائے كہ وہ شخص طلاق كى نيت سے شادى كر رہا ہے كہ كچھ ايام يا مہينے يا سال كے بعد اسے طلاق دے دے گا تو وہ اس شادى كى موافقت ہى نہيں كرينگے.

اس رائے كے حامل علماء ميں شيخ محمد بن عثيمين رحمہ الله شامل ہيں، ان سے دريافت كيا گيا:

ايك شخص كسى دوسرے ملك جانا چاہتا ہے كيونكہ اس كى ڈيوٹى وہاں لگى ہے اور وہ اپنى عفت و عصمت محفوظ ركھنے كے ليے كچھ عرصہ كے ليے شادى كرے اور بعد ميں طلاق دے دے ليكن بيوى كو نہ بتائے كہ وہ اسے طلاق دے دے گا تو اس شادى كا حكم كيا ہے ؟

شيخ رحمہ الله كا جواب تھا:

" طلاق كى نيت سے اس نكاح كى دو حالتيں ہيں:

يا تو عقد نكاح ميں شرط ركھى گئى ہو كہ يہ نكاح ايك ماہ يا سال يا تعلم مكمل ہونے تك ہو گى، تو يہ نكاح متعہ كہلاتا ہے اور يہ حرام ہے.

یا پھر وہ اس کی نیت رکھتا ہے لیکن شرط نہیں لگاتا، تو اس میں مسلك حنبلی میں مشہور یہی ہے کہ ایسا کرنا حرام ہے اور یہ عقد نکاح فاسد ہو گا، کیونکہ یہ کہتے ہیں: جس چیز کی نیت کی گئی ہے وہ مشروط کی طرح ہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہی جو اس نے نیت کی "

اور اس لیے کہ اگر کسی مرد نے کسی ایسی عورت سے شادی کی جس کو تین طلاق ہو چکی ہوں اور وہ اسے حلال کرنے کے لیے شادی کرے پھر اسے طلاق دے تو یہ نکاح فاسد ہو گا، اور اگرچہ اس میں شرط نہ بھی ہو، کیونکہ نیت کردہ چیز مشروط کی طرح ہی ہے.

چنانچہ اگر نیت حلال کرنے کی ہو تو یہ نکاح فاسد ہو جائیگا، تو اسی طرح متع کی نیت بھی نکاح کو فاسد کر دیتی ہے حنابلہ کا قول یہی ہے.

اور اس مسئلہ میں اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ:

اگر کسی شخص کی نیت میں ہو کہ جب وہ یہ ملك چھوڑ کر جائیگا تو بیوی کو طلاق دے دے گا اس نیت سے شادی کرنا صحیح ہے، مثلا وہ لوگ جو تعلیم وغیرہ کے لیے دوسرے ملك جاتے ہیں.

علماء کا کہنا ہے: اس لیے کہ اس نے شرط نہیں لگائی، اور اس نکاح اور نکاح متعہ میں فرق یہ ہے کہ نکاح متعہ کی مدت جب ختم ہو جائے تو اس میں علیحدگی ہو جاتی ہے چاہے خاوند چاہے یا انکار کرے، لیکن اس نکاح میں ممکن ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی میں رغبت رکھتا ہو تو وہ اس کے پاس باقی رہے اور اسے وہ طلاق نہ دے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا ایك قول یہی ہے.

اور میرے نزدیك یہ صحیح ہے متعہ نہیں کیونکہ اس پر متعہ کی تعریف لاگو نہیں ہوتی، لیکن یہ اس اعتبار سے حرام ہی کہ اس میں بیوی اور اس کے خاندان والوں کے لیے دھوکہ و فراڈ پایا جاتا ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ و فراڈ حرام کیا ہے، کیونکہ اگر بیوی کو یہ علم ہو جائے کہ یہ شخص تو اس سے صرف اتنی مدت کے لیے شادی کر رہا ہے تو وہ اس سے کبھی بھی شادی نہ کرے، اور اسی طرح عورت کے خاندان والوں کو علم ہو جائے تو وہ بھی اس کی شادی نہ کریں.

اور اسی طرح وہ شخص خود بھی اس پر راضی نہیں ہو گا کہ اس کی بیٹی کی کسی ایسے شخص سے شادی ہو جس کی نیت میں ضرورت ختم ہونے کے بعد طلاق دینا ہو، تو پھر وہ اپنے لیے کس طرح اس معاملہ پر راضی ہو رہا ہے کہ اگر اس کے لیے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے تو وہ اپنے لیے اسے پسند نہ کرے یہ ایمان کے خلاف ہے کیونکہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے اس وقت تك کوئی مومن ہی نہیں ہو سکتا جب تك وہ اپنے بھائی كے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے "

اور اس لیے کہ میں نے سنا ہے کچھ لوگوں نے اس قول کو ایسے معاملہ کے لیے ذریعہ اور وسیلہ بنا لیا ہے جو کسی بھی عالم دین نے نہیں کہا، وہ یہ کہ وہ دوسرے ملکوں میں صرف شادی کے لیے جاتے ہیں، وہ اس ملك میں شادی کے لیے جاتے ہیں اور پھر جتنا اللہ چاہے وہاں اس بیوی کے ساتھ رہتے ہیں جس کے متعلق ان کی نیت تھی کہ یہ شادی وقتی ہے، اور پھر واپس آ جاتے ہیں، اس مسئلہ میں یہ عظیم ممانعت ہے اور اس کا دروازہ بند کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں دھوکہ و فراڈ پایا جاتا ہے اور اس لیے بھی کہ اس طرح کا دروازہ کھول دے گا، کیونکہ لوگ جاہل ہیں اور اکثر لوگ کو خواہش اللہ کی حدود کی پامالی سے نہیں روکےگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2 / 757 ـ 758).

اور فقہ اکیڈمی کا فیصلہ ہے:

" طلاق کی نیت سے شادی کرنا یہ ہے کہ: ایسی شادی جس میں نکاح کے ارکان اور شروط پائی جائیں اور خاوند کے دل میں متعین مدت کے بعد طلاق کی نیت ہو مثلا دس دن یا کوئی مجہول مدت ہو؛ مثلا تعلیم مکمل ہونے یا ضرورت پوری ہونے کی غرض سے جس کی بنا پر وہاں آیا ہے اس کے بعد طلاق دے گا.

نکاح کی یہ قسم باوجود اس کے کہ کچھ علماء نے اس کو جائز قرار دیا ہے لیکن فقہ اکیڈمی اس کی ممانعت کرتی ہے؛ کیونکہ یہ دھوکہ و فراڈ پر مبنی ہے، کیونکہ جب عورت کو یا اس کے ولی کو علم ہو جائے کہ اس کو طلاق دی جائیگی تو وہ کبھی بھی اس عقد نکاح کو قبول نہ کریں.

اور اس لیے بھی کہ یہ بہت ساری عظیم خرابیوں اور خطرناك قسم نقصانات کا باعث بنے گا جس سے مسلمانوں کی شہرت خراب ہو گی.

اللہ عزوجل ہی توفیق دینے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

https://www.spa.gov.sa/353254

بہر حال طلاق کی نیت سے شادی کرنا حرام ہے، اور اس میں یہ تردد ہے کہ آیا یہ نکاح متعہ کی طرح اصل میں باطل ہے یا کہ دھوکہ و فراڈ کی بنا پر نکاح حرام ہو گا.

والله اعلم .